بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۲/۵۰ | ۱۷ رمضان المبارک ۱۳۸۸ھ ۸ فتح ۱۳۴۷ ہش ۸ دسمبر ۱۹۶۸ء | نمبر ۲۷۸

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کی حقیقت خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا ہے

حقیقی مسلمان بننے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنا سارا وجود حوالہ بخدا کر دیوے اور اسی کی راہ میں لگ جاوے

خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنا جو حقیقت اسلام ہے دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جاوے اور اس کی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے اور اس کی تقدیس اور تسبیح اور عبادت اور تمام عبودیت کے آداب اور احکام اور اوامر اور حدود اور آسمانی قضا و قدر کے امور بدل و جان قبول کئے جائیں اور نہایت نیستی اور تذلل سے ان سب حکموں اور حدوں اور قانونوں اور تقدیروں کو بارادت تام سر پر اٹھا لیا جاوے اور نیز تمام وہ پاک صداقتیں اور پاک معارف جو اس کی وسیع قدرتوں کی معرفت کا ذریعہ اور اس کی ملکوت اور سلطنت کے علوم تبہ کو معلوم کرنے کے لئے ایک واسطہ اور اس کے آلاء اور نعماء کے پہچاننے کے لئے ایک قوی رہبر ہیں بخوبی معلوم کر لی جائیں۔

دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور بردباری اور سچی غمخواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جاوے۔ دوسروں کو آرام پہنچانے کے لئے دکھ اٹھاویں اور دوسروں کی راحت کے لئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں۔

اس تقریر سے معلوم ہوا کہ اسلام کی حقیقت نہایت ہی اعلیٰ ہے اور کوئی انسان کبھی اس شریف لقب اہل اسلام سے حقیقی طور پر ملقب نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود مع اس کی تمام قوتوں اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخدا نہ کر دیوے اور اپنی انانیت سے مع اس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اٹھا کر اسی کی راہ میں نہ لگ جاوے۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰/۶۱)

135

اخبار احمدیہ

-- ربوہ ۷ فتح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

-- ربوہ ۷ فتح۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ گزشتہ رات سے سر میں درد ہے ویسے عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین

-- ربوہ ۷ فتح۔ حضور ایدہ اللہ نے کل یہاں مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے سورۃ البقرہ کی آیت شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ کی تفسیر کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور اس ضمن میں رمضان المبارک کی عظیم الشان برکت کے طور پر علی الخصوص بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى کی نہایت لطیف تفسیر فرمائی۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں

ولادت باسعادت

یہ خبر جماعت میں خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ نے محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر دارالضیافت و چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ کو ۶ فتح ۱۳۴۷ ہش مطابق ۶ دسمبر ۱۹۶۸ء بروز جمعۃ المبارک بوقت ۶ بجے صبح بچی عطا فرمائی ہے جو دو صاحبزادیوں اور ایک صاحبزادہ کے بعد پیدا ہوئی ہے۔ نومولودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی پوتی اور محترم جناب مرزا رشید احمد صاحب کی نواسی ہے۔

ادارہ الفضل ولادت باسعادت کی اس پر مسرت تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا، محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ السلام صاحبہ، محترم جناب مرزا رشید احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روحانی ورثہ سے حصہ وافر عطا فرما کر دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور والدین خاندان اور سلسلہ احمدیہ کے لئے قرۃ العین بنائے آمین اللّٰھم آمین

مسعود احمد بیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۸ فتح ۱۳۴۷ ہش

خدا تعالےٰ کی صفتِ تکلّم

ایک گزشتہ اداریہ میں ہم نے کہا ہے کہ کیا خدا تعالےٰ کے وجود پر حق الیقین پیدا ہو سکتا ہے تاکہ دینی اعمال میں وہ کمال پیدا ہو۔ جس سے انسان حقیقی فلاح پا سکے۔ اس کا جواب اثبات میں ہے جس پر اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

یعنی اللہ تعالےٰ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ یقیناً اس نے ہی وہ ذریعہ بھی بتایا ہے جس سے اللہ تعالےٰ پر حق الیقین پیدا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

یعنی وہ لوگ جو ہمارے پانے کے لئے مجاہدہ کرتے ہیں۔ ہم انہیں اپنے راستوں کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔ یہاں جَاهَدُوْا فِيْنَا کے الفاظ سے واضح کیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی لقا یعنی اس پر مکمل ایمان کے لئے جدوجہد کرنے میں اللہ تعالےٰ خود ہماری مدد کرتا ہے۔ اور ہم کو وہ طریقے سکھاتا ہے جس کے ذریعہ ہم اس کی لقا کو حاصل کر سکتے ہیں وہ طریقہ کیا ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"فی زمانہ کسی شخص سے بات کر کے دیکھ لیں جہاں تک خدا تعالےٰ کا مجمل ذکر ہو، وہ ہاں میں ہاں ملاتا چلا جائے گا۔ لیکن جہاں صفات کا ذکر ہوگا اور یہ سوال ہوگا، کہ تم خدا کو واقعی خالق مانتے ہو۔ یا نہیں، واقعی قادر مانتے ہو یا نہیں واقعی دعاؤں کو سننے والا اور ان کو قبول کرنے والا مانتے ہو یا نہیں تو اس کرید سے معلوم ہوگا کہ دراصل ان کے دل میں بہت سے شکوک وشبہات موجود ہیں، اور اس کا یہ کہنا کہ وہ وجود باری کا قائل ہے، کسی بصیرت پر مبنی نہیں بلکہ روایتی رنگ میں ہے، اور اس نے خدا کو ماننے کی حقیقت کو نہیں پایا۔

اس زمانہ میں جماعت احمدیہ نے خدا کے فضل سے اپنے مقدس بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل آپ کی روحانی تاثیر اور آپ کے نمونہ سے خدا پر بصیرت والا ایمان حاصل کیا ہے۔ اس واسطے جماعت احمدیہ جب خدا کو پیش کرتی ہے۔ تو اسے اس کی صفات کے ساتھ پیش کرتی ہے، اور اس کی کسی صفت کا انکار اس حد تک خدا کا انکار گردانتی ہے۔ اسی لئے میں نے کہا ہے کہ صفات باری تعالیٰ کا مضمون جماعت احمدیہ کا خاص مضمون ہے۔

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وجود باری کے متعلق جو دلائل اور دلائل دیئے ہیں۔ وہاں سب سے بڑی دلیل آپ نے یہ دی ہے۔ کہ آج بھی خدا تعالےٰ کی تمام صفات کا مشاہدہ ہو سکتا ہے اور خدا کا وجود ایک قصۂ ماضی نہیں بلکہ خدا ایک زندہ ہستی ہے، جس کی صفات آج بھی اسی طرح جلوہ گر ہو رہی ہیں، جس طرح پہلے زمانوں میں ہوتی رہی ہیں اور اس میں کیا شک ہے کہ جب تک ایسا نہ کیا جاتا، وجود باری کے بارے میں اس زمانہ کے شکوک وشبہات کا ازالہ نہیں ہو سکتا تھا۔

خدائی صفات میں غالباً سب سے زیادہ نمایاں صفت۔ یعنی اللہ تعالےٰ اور بنی نوع انسان میں تعلق پیدا کرنے اور انسان کے دل میں خدا پر یقین پیدا کرنے کے لحاظ سے سب سے نمایاں صفت۔ صفت تکلّم ہے۔ اس صفت سے مراد یہ ہے، کہ اللہ تعالےٰ اپنا وجود انسان سے چھپائے نہیں رکھتا۔ بلکہ اس صفت کے ذریعہ ظاہر کرتا رہتا ہے۔ بے شک خدا پردہ میں ہے اور لوگ اسے ظاہری آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے۔ لیکن پھر بھی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو چھپائے نہیں رکھتا۔ یعنی یہ نہیں کہ وہ تو اپنے متعلق کچھ نہ بتائے مگر لوگ اس کی جستجو میں حیران وسرگردان پھرتے رہیں اور آخر اس کا پتہ لگائیں تو چند عاقل۔ اور پھر ان عاقلوں کے ذریعہ باقی لوگوں کو بھی اس کی ہستی کا کچھ علم ہو۔ بلکہ خدا تعالےٰ ایک زندہ ہستی ہے جو رحیم وکریم ہے۔ وہ انسان کو حیران وسرگردان نہیں چھوڑتی اور اپنا وجود خود اس پر ظاہر کرتی ہے۔ ہاں وہ پھر بھی پردہ میں ہے۔ کیونکہ اس کا بالکل ظاہر ہو جانا انسان کو اس درجہ اور اس بلند مقام پر پہنچا نہیں سکتا۔ جس پر وہ اس صورت میں پہنچ سکتا ہے۔ کہ خدا ہو تو پردہ میں لیکن باوجود اس کے انسان اسے پہچان لے۔ خدا کا کام مدد دینا اور ہدایت دینا ہے۔ اس لئے وہ کبھی کبھی اپنا وجود خود ظاہر کر دیتا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ وہ اپنے کسی بندے سے کلام کرتا ہے۔ اس کلام سے بندے کا دل یقین سے بھر جاتا ہے۔ اور اس یقین کی وجہ سے وہ خدا کی خاطر سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور اکثر زمانوں میں ایک ہی بندے کا یقین اس درجہ کا ہوتا ہے۔ کہ اس کو دیکھ کر باقی لوگ بھی خدا کو دل سے ماننے لگ جاتے ہیں۔ اور اس کی خاطر سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔"

(ریویو آف ریلیجنز مارچ ۱۹۴۲ء)

اس سے واضح ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے وجود کا ثبوت اپنی صفت تکلّم سے دیتا ہے۔ اور وہ انسانوں سے کلام کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ پر اس سے حق الیقین پیدا ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اللہ تعالےٰ انسان کو ایسے یقین سے محروم نہیں کرنا چاہتا۔ اور ایسا یقین اسی وقت پیدا ہو سکتا ہے جب ہم اللہ تعالےٰ کو اس طرح شناخت کریں کہ اس کے وجود سے انکار نہ ہو سکے۔ اور ایسے ثبوت کی ہر زمانہ میں انسان کو ضرورت ہے۔ اس لئے وہ جس طرح پہلے انسانوں سے باتیں کرتا رہا ہے۔ اسی طرح آج بھی کرتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ آج جب لوگ اللہ تعالےٰ کے وجود کے منکر ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے خاص طور پر اپنی اس صفت کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود یقین کا مرتبہ حاصل کیا، اس کلام کے ذریعہ جو خدا نے آپ پر نازل کیا۔ اور آپ کی جماعت نے یقین حاصل کیا، اس یقین کی تاثیر سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں کلام الٰہی سے پیدا ہوا۔ پھر آپ کی جماعت میں سے سینکڑوں بلکہ ہزاروں افراد نے کلام الٰہی کا لطف اٹھایا اور ان کا خدا پر یقین اور ایمان ایسا تھا جو دوسروں کے لئے بھی ایک نمونہ بن گیا۔" (ایضاً صفحہ ۵)

ہمیشہ یاد رکھئے

- احمدیت ایک روحانی جام ہے جو اللہ تعالےٰ نے موجودہ زمانہ کی پیاسی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے آسمان سے نازل کیا ہے۔
- الفضل کی توسیع اشاعت بھی اس روحانی جام کو لوگوں تک پہنچانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔
- اسے ہمیشہ یاد رکھئے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

136

رمضان المبارک کی اہمیت اور روزوں کی برکات

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۵)

یہی حال عبادتوں کا ہے

اور جس طرح قانونِ قدرت میں ایک ترتیب اور ربط موجود ہے اسی طرح عبادتوں میں بھی ربط ہے۔ مگر یہ بات صرف شریعتِ اسلامیہ ہی کو حاصل ہے باقی شرائع میں نہیں۔ ان میں نماز۔ زکوٰۃ اور روزہ کی قسم کی عبادتیں ہیں مگر ان کا آپس میں کوئی ربط نہیں۔ وہ ایسی ہی ہیں جیسی بکھری ہوئی اینٹیں۔ لیکن شریعتِ اسلامیہ کو اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس کا ہر حکم اپنے اندر حقیقت رکھتا ہے۔ پھر سارے کے سارے احکام مل کر اپنے اندر حقیقت رکھتے ہیں اس کی ایک مثال

نماز اور روزہ

ہے۔ نماز اپنی ذات میں ایک سبق رکھتی ہے اور روزہ بھی اپنی ذات میں ایک سبق رکھتا ہے مگر پھر نماز اور روزہ مل کر ایک اور سبق رکھتے ہیں۔

اگر نماز نہ ہوتی صرف روزے ہوتے تو یہ سبق رہ جاتا۔ اور اگر روزے نہ ہوتے صرف نماز ہی ہوتی تب بھی یہ سبق رہ جاتا۔ بے شک روزے اپنی ذات میں مفید ہیں اور نماز اپنی ذات میں مفید ہے۔ جس طرح اسلام کی ساری عبادتیں اپنی اپنی ذات میں مفید ہیں لیکن نماز اور روزہ مل کر ایک نیا سبق دیتے ہیں جس کی طرف میں اس موقع پر توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

نماز کا اصل مقام طہارت ہے

جسے وضو کی حالت کہتے ہیں اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص وضو کر کے نماز کے لئے بیٹھ جاتا ہے وہ نماز ہی کی حالت میں ہوتا ہے۔ نماز اس حالت کا انتہائی مقام ہے ورنہ اصل نماز مومن کی وہ قلبی کیفیت ہے جو وضو سے تعلق رکھتی ہے اب یہ دیکھنا چاہیئے کہ

وضو کی کیا حقیقت ہے

وضو کے ذریعہ جو فعل ہم کرتے ہیں وہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ کوئی چیز جسم سے خارج نہ ہو خواہ وہ پیشاب پاخانہ کے رنگ میں خارج ہو خواہ مرد و عورت کے تعلقات کے ذریعہ سے خارج ہو یا اور ایسے رنگوں میں خارج ہو جن سے طہارت کو نقصان پہنچتا ہو۔ غرض وضو کا مدار کسی چیز کے جسم سے نہ نکلنے پر ہے۔

اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں

کہ نماز کی طہارت کا مدار اس امر پر ہے کہ کوئی چیز جسم سے خارج نہ ہو لیکن روزہ کی طہارت کا مدار اس امر پر ہے کہ کوئی چیز جسم کے اندر داخل نہ ہو۔ بے شک روزہ میں مرد و عورت کے تعلقات سے بھی روکا گیا ہے مگر یہ اس لئے ہے کہ روزہ کی حالت میں انسان کی کلی توجہ اور طرف نہ ہو۔ ورنہ روزہ کا اصل مدار کسی چیز کے جسم میں داخل نہ ہونے پر ہے۔ اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ روزہ کا مدار اس امر پر ہے کہ کوئی چیز جسم میں داخل نہ ہو۔ اگر صرف نماز ہی ہوتی اور وضو صرف ظاہری صفائی ہوتا۔ تو کہا جاتا کہ اس سے مراد صرف ہاتھ منہ اور پاؤں کا دھونا ہے۔ اسی طرح اگر روزہ ہوتا اور کوئی چھوٹی موٹی چیز کھالی جاتی تو کہا جا سکتا تھا کہ روزہ سے مراد فاقہ کرانا ہے لیکن جسم سے کچھ خارج ہونے سے وضو کا باطل ہو جانا اور کسی چیز کے جسم میں داخل ہونے سے روزہ کا ٹوٹ جانا بتاتا ہے کہ کسی چیز کے خارج ہونے کا نماز سے اور کسی چیز کے اندر داخل ہونے کا روزہ سے تعلق ہے۔ اور ان دونوں کو ملا کر

یہ لطیف بات نکلتی ہے

کہ انسان طہارت میں اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتا جب تک وہ دو احتیاطیں نہ کرے۔ یعنی بعض چیزیں اپنے جسم سے نکلنے نہ دے اور بعض چیزیں داخل نہ ہونے دے۔ اگر ہم ان دو باتوں کا لحاظ رکھ لیں کہ بعض کو داخل نہ ہونے دیں تو طہارت کامل ہو جاتی ہے۔ نماز اور روزہ سے مجموعی طور پر انسان کو یہ گر سکھایا گیا ہے کہ ہر انسان کو یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ بعض چیزوں کے جسم سے نکلنے کی وجہ سے وہ ناپاک ہو جاتا ہے ان کو نکلنے نہ دے اور بعض چیزوں کے جسم میں داخل ہونے کی وجہ سے وہ ناپاک ہو جاتا ہے انہیں داخل نہ ہونے دے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے

کہ وہ کونسی گندی چیزیں ہیں جن کا نکلنا روحانیت کے لحاظ سے مضر ہوتا ہے۔ دنیا میں تو ہم دیکھتے ہیں کہ گند کا نکلنا ہی اچھا ہوتا ہے۔ کیا ایسے گند بھی ہیں جن کا نکلنا اچھا ہوتا ہے اس کے متعلق ہمیں قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض گند ایسے بھی ہیں جن کا نہ نکلنا ہی اچھا ہوتا ہے۔ مثلاً کسی کی طبیعت میں غصہ زیادہ ہے اگر کسی موقعہ پر اسے سخت غصہ آگیا مگر وہ اسے نکلنے نہیں دیتا تو خدا تعالےٰ فرماتا ہے

وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ

کہ نیک اور متقی انسان کو بھی غصہ آجاتا ہے مگر وہ اسے روک لیتا ہے جیسے نماز کے وقت اس بات کا لحاظ رکھ لیتا ہے کہ اس وقت ایسی چیزیں ظاہر نہ ہوں جو وضو کو باطل کر دیں۔

بعض کیفیتیں ایسی ہوتی ہیں

کہ وہ روک دینے سے کم نکلتی ہیں۔ اور اگر انہیں نکلنے کے لئے آزاد چھوڑ دیا جائے تو بڑھ جاتی ہیں۔ غصہ بھی ایسی ہی کیفیات میں سے ہے۔ ہمارے ہاں محاورہ بھی یہی ہے۔ کہتے ہیں کہ اب تو آپ نے غصہ نکال لیا ہے اب جانے دو۔ یعنی گالی گلوچ یا مار پیٹ کے ذریعہ سے

غصہ کا اظہار کر لیا ہے

لیکن اگر وہ اسے دبا لیتا اور روک لیتا ہے تو وہ اس کے لئے نیکی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ اگر کسی کے دل میں کوئی بُرا خیال پیدا ہو مگر وہ اسے روک لے اور اس پر عمل نہ کرے تو یہ اس کے لئے نیکی ہو جاتی ہے۔ غرض قلب کے بعض ایسے حالات ہوتے ہیں کہ اگر انہیں ظاہر کیا جائے تو طہارت باطل ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر ان کو دل ہی میں رکھیں تو نیکی بن جاتی ہے۔ یہ سبق نماز سے حاصل ہوتا ہے۔

دوسری چیز یہ ہے

کہ کوئی چیز جسم میں داخل نہ ہونے دی جائے اس کی مثال جھوٹ۔ استہزاء، چغل خوری اور غیبت وغیرہ کی باتیں ہیں۔ ان کا نہ سننا بھی نیکی ہوتا ہے کیونکہ ایسی باتیں روحانیت سے عاری کر دیتی ہیں۔ پس اخلاقِ فاضلہ مکمل کرنے کے لئے ان دونوں باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے کہ بعض قسم کے گندوں کو باہر نہ نکلنے دیا جائے اور بعض کو اندر نہ داخل ہونے دیا جائے روزہ ہمارے لئے یہ سبق رکھتا ہے کہ ہم ان تمام ناپاک اور گندی باتوں سے بچیں جن کو اپنے اندر داخل کرنے سے ہماری روحانیت باطل ہو جاتی ہے اور ہم اللہ تعالےٰ کے قرب سے محروم ہو جاتے ہیں۔

اس سوال کا جواب کہ روزے صرف رمضان کے مہینہ میں ہی کیوں رکھوائے جاتے ہیں۔ سارے سال پر ان کو کیوں نہ پھیلا دیا گیا یہ ہے کہ

جب تک

تواتر اور تسلسل

نہ ہو صحیح مشق نہیں ہو سکتی۔ ہر مہینہ میں اگر ایک دو دن کا روزہ رکھ دیا جاتا تو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا تھا۔ ایک وقت کے کھانے میں تو بعض اوقات سیر وغیرہ کے باعث دیر ہو جاتی ہے یا بعض اوقات اور مصروفیتوں کے باعث بھی نہیں کھایا جا سکتا مگر کیا اس سے بھوک اور پیاس کو برداشت کرنے کی عادت ہو جاتی ہے۔ حکومت بھی فوجیوں سے متواتر مشق کراتی ہے یہ نہیں کہ ہر مہینہ میں ایک دن ان کی

مشق کے لئے رکھ دے

تو جو کام کبھی کبھی کیا جائے اس سے مشق نہیں ہو سکتی۔ مشق کے لئے مسلسل کام کرنا نہایت ضروری ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالےٰ نے پورے ایک ماہ کے روزے مقرر فرما دیئے تاکہ مومنوں کو خدا تعالےٰ کے لئے بھوکا پیاسا رہنے اور رات کو عبادت کے لئے اُٹھنے اور دن کو ذکرِ الٰہی اور تلاوت قرآن کرنے کی عادت ہو اور ان کی روحانی صلاحیتیں ترقی کریں۔

غرض رمضان کا مہینہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے

خاص برکات اور خاص رحمتیں

لے کر آتا ہے۔ یوں تو اللہ تعالےٰ کے انعام اور احسان کے دروازے ہر وقت ہی کھلے رہتے ہیں اور انسان جب چاہے ان سے حصہ لے سکتا ہے صرف مانگنے کی دیر ہوتی ہے ورنہ اس کی طرف سے دیر نہیں لگتی۔ کیونکہ خدا تعالےٰ اپنے بندہ کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ ہاں بندہ خدا تعالےٰ کو چھوڑ کر بعض دفعہ دوسروں کے دروازہ پر چلا جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جنگِ بدر کے بعد ایک عورت کو دیکھا کہ وہ پریشانی کے عالم میں اِدھر اُدھر پھر رہی تھی۔ اُسے جو بچہ بھی نظر آتا وہ اسے اٹھا کر اپنے گلے سے لگا لیتی اور پیار کر کے چھوڑ دیتی۔ آخر اسی طرح تلاش کرتے کرتے اُسے اپنا بچہ مل گیا اور وہ اسے لے کر اطمینان کے ساتھ بیٹھ گئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ اس عورت کو اپنا بچہ ملنے سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی اللہ تعالےٰ کو اپنے گمشدہ بندہ کے ملنے سے خوشی ہوتی ہے۔ سو

اُس رحیم و کریم ہستی سے تعلق

پیدا کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔ ہر گھڑی رمضان کی گھڑی ہو سکتی ہے اور ہر لمحہ قبولیتِ دعا کا لمحہ بن سکتا ہے۔ اگر یہ دیر ہوتی ہے تو بندہ کی طرف سے ہوتی ہے لیکن یہ بھی اس کے احسانات میں سے ہی ہے کہ اس نے رمضان کا ایک مہینہ مقرر کر دیا تاکہ وہ لوگ جو خود نہیں اُٹھ سکتے اُن کو ایک نظام کے ماتحت اُٹھنے کی عادت ہو جائے اور ان کی غفلتیں ان کی ہلاکت کا موجب نہ ہوں۔

پس

یاد رکھو

کہ روزے کوئی مصیبت نہیں ہیں۔ اگر یہ کوئی دُکھ کی چیز ہوتی تو انسان کہہ سکتا تھا کہ میں دُکھ میں کیوں پڑوں لیکن جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے روزے دُکھوں سے بچانے اور گناہوں سے محفوظ رکھنے اور اللہ تعالےٰ کی لقاء حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہیں اور گو بظاہر یہ ہلاکت کا باعث معلوم ہوتے ہیں کیونکہ انسان فاقہ کرتا ہے۔ جاگتا ہے۔ بے وقت کھانا کھاتا ہے جس سے معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ اور پھر ساتھ ہی اس کے یہ احکام بھی ہیں کہ

صدقہ و خیرات زیادہ کرو

اور غرباء کی پرورش کا خیال رکھو مگر یہی قربانیاں ہیں جو اسے خدا تعالےٰ کا محبوب بناتی ہیں اور یہی قربانیاں ہیں جو قومی ترقی کا موجب بنتی ہیں +

درخواستِ دعا

ربوہ ۷ فتح۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی عبد المغنی خان صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سابق ناظر دعوۃ التبلیغ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ خون میں انفیکشن کی وجہ سے بیماری شدت اختیار کر گئی ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔

ربوہ میں درس القرآن کی مقدس فضاؤں سے متاثر ہو کر

بہ فیضِ نورِ دل۔ جنت نشاں معلوم ہوتی ہے
زمینِ ربوہ — بزمِ آسماں معلوم ہوتی ہے

اُفق پر شام سے ہے تا سحر۔ تابندگی طاری
رضائے حق کی خاطر۔ دن کو روزہ شب کو بیداری
عبادت۔ زمزمے۔ خلوت گزینی۔ گریہ و زاری
یہ دُنیا۔ ماورائے دو جہاں معلوم ہوتی ہے
زمینِ ربوہ — بزمِ آسماں معلوم ہوتی ہے

کلام اللہ کے انوار سے کون و مکاں روشن
سعادت کی تجلّی سے قلوبِ عاشقاں روشن
نگاہ و دل کے آئینے سے ہے سارا جہاں روشن
یہ موجِ نور۔ موجِ بیکراں معلوم ہوتی ہے
زمینِ ربوہ — بزمِ آسماں معلوم ہوتی ہے

اُٹھی آتی ہیں ہر مسجد سے ہر کوچے سے تکبیریں
یہ تکبیریں ہیں یا حُسنِ ازل کی ضَو کی تنویریں
بدل جانے کو ہیں شاید زمانے بھر کی تقدیریں
کہ چشمِ دلبری۔ تیغِ رواں معلوم ہوتی ہے
زمینِ ربوہ — بزمِ آسماں معلوم ہوتی ہے

لئے ہاتھوں میں قرآں صف بہ صف بیٹھے ہیں متوالے
جمالِ دیں کے پروانے۔ متاعِ دیں کے رکھوالے
یہ ہیں عشقِ نبیؐ۔ خونِ جگر میں پالنے والے
اُنہی ہاتھوں میں تقدیرِ جہاں معلوم ہوتی ہے
زمینِ ربوہ — بزمِ آسماں معلوم ہوتی ہے

(عبد السلام اختر ایم۔اے)

تحریک جدید کا سالِ نو

اور

خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں

(مکرم منور شمیم صاحب خالد ایم اے مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

انیسویں صدی کے آخر تک عیسائیت کا دم بھرنے والے ملکوں نے دنیا کے بیشتر حصوں میں اپنے سیاسی غلبہ کے ساتھ ساتھ مذہبی تسلط کے حصول کے لئے ہر قسم کے سازو سامان سے بیس ہزاروں کی تعداد میں عیسائی مشنری دنیا کے چاروں کونوں کی طرف مسلسل روانہ کئے۔ انہیں یقین تھا کہ بس اب چند روز کی بات ہے کہ عیسائیت کو ساری دنیا میں غلبہ حاصل ہو جائے گا۔ لیکن خدا کی تقدیر کسی اور رُخ کام کر رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہندوستان کے ایک غیر معروف قصبہ میں مبعوث فرمایا اور آپ کو ادیانِ باطلہ کے خلاف اخلاص طور پر عیسائیت کے خلاف اکہ وہ سیاسی غلبہ کے سہارے دنیا میں اپنے مذہبی غلبہ کا خواب دیکھ رہی تھی۔ عظیم الشان دلائل زبردست براہین اور ایسے خارق عادت معجزات و نشانات عطا کئے کہ جن کے سامنے دنیائے عیسائیت بوکھلا اٹھی۔ حضور علیہ السلام کی بعثت نے مسلمانوں کو ایک نیا حوصلہ اور نئی قوت و توانائی بخشی۔ مسلمانوں کو اپنی حقیقت اپنی انفرادیت اور اپنی عظمت کا احساس ہوا۔ اب اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا حیات آفرین دور شروع ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں اسلام کی لازوال تعلیم کے فیوض و برکات کو ساری دنیا پر محیط کرنے کی غرض سے اللہ کی خاص تائید و راہنمائی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نے نومبر ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کی عہد آفرین روحانی مہم کا اجراء فرمایا جس کی بدولت آج کیا یورپ و انگلستان اور کیا امریکہ افریقہ و ایشیا ہر کہیں احمدی مبلغین اسلام کی حیات بخش تعلیم سے پیاسی روحوں کو سامان تسکین بہم پہنچا رہے ہیں۔ تحریک جدید کے دفتر اوّل (اجراء ۱۹۳۴ء) کے کل مجاہدین کی تعداد پانچ ہزار تھی جو بہت سے مجاہدین کی وفات پا جانے کی وجہ سے بتقضائے الٰہی سوا دو ہزار کے لگ بھگ رہ گئی ہے۔ اس دفتر کا سالانہ وعدہ ایک لاکھ پچیس ہزار یعنی چندہ اوسطی مجاہد ۴۰ روپے ہے۔ دفتر دوم (اجراء ۱۹۴۲ء) میں بیس ہزار سے اوپر مجاہدین شامل ہوئے۔ گذشتہ سال کا وعدہ تین لاکھ چون ہزار یعنی فی کس اوسط ۱۹ روپے رہی۔ ان مجاہدین کی ایسی عظیم مالی قربانیاں رہتی دنیا تک آنے والی نسلوں کے لئے باعث فخر رہیں گی اور تحریک جدید کا نظام تا قیامت جاری و ساری رہ کر اسلام و احمدیت کے نور سے اہل دنیا کے قلوب کو منور کرتا رہے گا۔

اسی سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نئی احمدی نسل کو تحریک جدید کے مجاہدین کی فوج میں شامل کرنے کی غرض سے ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء کو تحریک جدید دفتر سوئم کا اجراء فرمایا اور اس طرح نئے احمدیوں اور نئی احمدی پود کے لئے حصول ثواب کے بیش از پیش مواقع فراہم فرمائے۔ حضور ایدہ اللہ نے دفتر سوئم کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا تھا:

"تمام احمدی جماعتوں کو ایک باقاعدہ مہم کے ذریعہ نوجوانوں نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کو دفتر سوئم میں شمولیت کے لئے تیار کرنا چاہیئے دوستو جانتے ہیں کہ جہاں ہر سال خدا کے فضل سے جماعت بڑھتی ہے اور نئے احمدی ہوتے ہیں وہاں ہزاروں احمدی ایسے بھی ہوتے ہیں جو نئے نئے کمانا شروع کرتے ہیں۔ یہ ہماری نئی پود ہے اور ان کی تعداد کافی ہے۔ کیونکہ بچے جوان ہوتے ہیں، تعلیم پاتے ہیں اور پھر کمانا شروع کرتے ہیں۔ اور ہر سال بھی ہزاروں کمانے والے احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں اس طرح ہمیں کافی احمدی مل سکتے ہیں جو دفتر سوئم میں شامل ہوں۔ ہمارا یہ کام ہے کہ ہم ان کو اس طرف متوجہ کریں تاکہ وہ عملاً دفتر سوئم میں شامل ہو جائیں۔ سو یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے دفتر سوئم کا اجراء کیا جاتا ہے"

(الفضل ۲۷ اپریل ۱۹۶۶ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے اب دفتر سوئم کا چوتھا سال شروع ہو چکا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۵ اخاء (اکتوبر ۱۹۶۹ء) ۱۳۴۸ھش کو تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے احباب جماعت کو جن امور کی طرف خصوصی طور پر متوجہ فرمایا ہے وہ یہ ہیں کہ دفتر دوم کے معیار اخلاص اور دفتر سوئم کے مجاہدین کی تعداد کو بڑھایا جائے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا کہ "دفتر دوم کی ذمہ داری آج میں انصار پر ڈالتا ہوں" حضور کے اس ارشاد کا مطلب ہے کہ خدام الاحمدیہ کے دفتر دوم کے نوجوان مجاہدین کو نہ صرف اپنے چندہ کی شرح میں اضافہ کرنا ہوگا بلکہ دفتر سوئم کے مجاہدین کی تعداد کو بڑھا کر اپنے امام و ہمام کی توقعات پر پورا اترنے کی بھرپور کوشش کرنی ہوگی۔ حضور پرنور اس تعلق میں ہم احمدی نوجوانوں سے جو توقع رکھتے ہیں وہ حضور کے اپنے الفاظ میں یہ ہے:

"دفتر دوم کے اخلاص کے معیار کو بڑھانے کی کوشش کریں اور ان کی اوسط ۱۹ سے بڑھا کر ۲۰ تک لے جائیں اور آئندہ نسل کے دل میں خدمت اسلام اور انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ تیز کریں اور اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو کامیاب کرے تو ان کی (دفتر سوئم کے مجاہدین) کی تعداد تین ہزار سے بڑھ کر پانچ ہزار تک پہنچ جائے گی۔ میرے اندازے کے مطابق تو یہ تعداد بہت بڑھ سکتی ہے۔ لیکن اس زاویہ نگاہ سے کہ ہماری یہ پہلی کوشش ہوگی۔ میں نے صرف ۵ ہزار تک کہا ہے۔ ویسے اگر جماعتیں کوشش کریں تو اسے آسانی سے دس ہزار تک لے جا سکتی ہیں۔ لیکن اس تعداد کو پانچ ہزار تک تو ضرور لے جانا چاہیئے اور ان کے معیار کی اوسط کو بھی چودہ سے بیس تک کر دینا چاہیئے۔

(الفضل ۲ نبوت ۱۳۴۸ھش)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تحریک جدید سال نو کے اس اعلان کے ساتھ تمام احمدی نوجوانوں پر بیش از بیش ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ہر خادم کو اپنے گرد اپنے حلقۂ احباب میں، اپنے گھر میں اپنے خاندان میں، جہاں کہیں ممکن ہو، تمام ایسے احباب جماعت — اطفال خدام اور انصار — کو جو ابھی تک تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئے۔ دفتر سوم میں شامل ہونے کی تبلیغ و تلقین کرنا ہوگی۔ تاکہ اس دفتر کے مجاہدین کی تعداد حضور کی توقعات کے مطابق نہ صرف پانچ ہزار تک پہنچ جائے۔ بلکہ اس سے بھی آگے نکل جائے۔ نیز جو خدام دفتر سوم میں شامل ہیں۔ انہیں بھی پہلے سے زیادہ وعدہ یا ادائیگی کر کے اپنے معیار اخلاص و قربانی کو بلند کرنے کا ثبوت دینا چاہیئے۔ تبھی ہم اپنے امام و ہمام کی توقعات پر پورے اتر کر خدا تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کے وارث بن سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

مخلصانہ تمام قائدین و عملہ جات۔ زعماء اور ناظمین تحریک جدید بلکہ مجلس کے ہر عہدیدار سے دردمندانہ درخواست کرتا ہے کہ تحریک جدید کا نیا سال ہمارے لئے جو نئی ذمہ داریاں لے کر طلوع ہوا ہے ان کا احساس اپنے دوستوں اپنے بزرگوں اپنے بھائیوں اور چھوٹے بڑے بچوں اور عزیزوں کو دلائیے۔ تحریک جدید کے مجاہدین میں شامل ہو کر اسلام کی فتح و کامرانی کو قریب تر لانا ہر احمدی کا فرض ہے۔ آج اسلام ہم سے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے یقین کیجئے کہ آج ہمیں قربانیوں کے ایسے مواقع حاصل ہو رہے ہیں جو ہمارے بعد آنے والوں کو میسر نہیں آئیں گے آیئے اپنے عمل سے تاریخ احمدیت میں ایک اور سنہری باب کا اضافہ کریں اور ثابت کر دکھائیں کہ احمدیت کی نئی نسل اپنے قابل فخر پیش رو مجاہدین سے کسی طور بھی پیچھے نہیں۔ آیئے نہ صرف خود بلکہ دوسروں کو بھی تحریک جدید میں شامل کریں۔ تاکہ اسلام کا پرچم ساری دنیا میں بلند شان سے لہلہاتا ہوا ہم خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔

آمین ثم آمین

۲۹ رمضان المبارک سے پہلے تحریک جدید کا چندہ سو فیصدی ادا کرنیوالے افراد کے ناموں کی اشاعت کی ذمہ داری متعلقہ جماعتوں پر ہوگی

چونکہ جماعتی طور پر چندہ وصول کرنے کی اطلاع مرکز کو کچھ عرصہ بعد میں آتی ہے اس لئے ۲۹ رمضان المبارک سے پہلے سو فیصدی چندہ ادا کرنے والے مجاہدین کے اسماء مرکز کی طرف سے الفضل میں شائع کر دئے جائیں تو کچھ افراد کے نام اشاعت سے رہ جاتے ہیں۔ سو امسال عہدیداران جماعت سے بالخصوص سیکرٹری صاحبان تحریک جدید سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مقامی طور پر ۲۹ رمضان المبارک کے معاً بعد ایک جامع فہرست تیار کریں۔ جس میں ان کی جماعت کے جملہ مجاہدین جو اپنا چندہ ۱۰۰ فی صدی ادا کر چکے ہوں مذکور ہوں اور ایسی فہرست دفتر ہذا کو اولین فرصت میں ارسال فرمائیں۔ امسال انشاء اللہ مقامی عہدیداران کی تیار کردہ فہرستیں اشاعت پذیر ہوں گی۔

۲۹ رمضان المبارک سے پہلے جو فہرستیں قسطوار دفتر ہذا میں موصول ہونگی وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دعا کے لئے انشاء اللہ پیش کر دی جائیں گی۔

الفضل میں وہی فہرستیں شائع ہوں گی۔ جو ۲۹ رمضان المبارک کے معاً بعد جامع طور پر متعلقہ جماعت کی طرف سے مرکز کو مہیا کی جائیں گی۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے حصہ لینے والے مخلصین

اللہ تعالےٰ کے فضل و احسان سے جن مخلصین نے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد بابرکت کی تعمیل میں تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے لئے چندہ ادا فرمایا ہے ان کی ایک فہرست درج ذیل ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

دیگر مخلصین بھی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مبارک ارشاد کی تعمیل میں حصہ لیکر عند اللہ ماجور ہوں۔

۶۱۔	مکرم حکیم جلال الدین صاحب چک ۵ رتنیاں ضلع شیخوپورہ	۱۲	—
۶۲۔	جماعت احمدیہ چک ۸۸ ج ب ضلع لائلپور	۵	—
۶۳۔	مکرم جناب ولی محمد و نور احمد صاحبان پنڈی چری ضلع شیخوپورہ	۱۰	—
۶۴۔	" مولوی غلام نبی صاحب چک ۲۸۱ ج ب ضلع لائلپور	۵	—
۶۵۔	" چوہدری رحمت علی صاحب لدھیکی نیویں ضلع لاہور	۵۰	—
۶۶۔	جماعت احمدیہ چک ۸۸ شمالی ضلع سرگودھا	۸	—
۶۷۔	محبہ اللہ چک ۱۶۷ ج ب ضلع رحیم یار خان	۶۲	—
۶۸۔	مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب بنی سرور ضلع تھرپارکر	۵	—
۶۹۔	" چوہدری ناصر احمد صاحب " " "	۵	—
۷۰۔	جماعت احمدیہ سرائے عالمگیر ضلع گجرات	۱۰	—

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

۴۔ ایک مخلص احمدی بزرگ محترم نواب خان صاحب امیر جماعت احمدیہ چک ۱۰۱ ضلع سرگودھا بڑے لمبے عرصہ سے صاحب فراش ہیں اور اس قدر کمزور ہو گئے ہیں کہ کئی ماہ سے مسجد میں نماز پڑھنے سے محروم ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان مبارک ایام میں ان کے لئے دعا دیں۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد از جلد صحت کامل عطا فرمائے۔ آمین۔

(امیر عبد الرشید تبسم مربی سلسلہ احمدیہ)

جماعت احمدیہ اسلام آباد کی قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ اسلام آباد نے اپنے ایک ہنگامی اجلاس میں حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی وفات پر مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی۔

" جماعت احمدیہ اسلام آباد کا یہ ہنگامی اجلاس حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی وفات پر انتہائی رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ محترم مولوی صاحب جماعت کے اس دور میں ان چند خوش قسمت اصحاب میں سے ایک تھے۔ جنہوں نے جماعت احمدیہ کے ابتدائی زمانہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور موجودہ نسل کو ان روایات سے آگاہ کرتے رہے ہیں۔ جو ہمارے بزرگوں نے خدا تعالےٰ کے پیغام کو قبول کر کے جماعت کے آغاز میں قائم کیں۔ محترم مولوی صاحب کی وفات سے وہ خلا اور بھی زیادہ وسیع ہو گیا ہے۔ جو احمدیت کے ابتدائی فدائیان کی کمی سے پیدا ہوا ہے۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت مولوی صاحب کو جنۃ الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جماعت کی موجودہ نسل کو اس خلا کو فوری طور پر پُر کرنیکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ممبران جماعت احمدیہ اسلام آباد اس صدمہ میں محترم مسعود احمد خورشید صاحب سیکرٹری خدمت خلق جماعت احمدیہ کراچی اور ان کے دوسرے عزیز و اقارب سے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا گو ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل سے ان کو حضرت مولوی صاحب کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ اسلام آباد)

دعائے مغفرت

۱۔ میری چھوٹی زاد ہمشیرہ ثریا بیگم صاحبہ ملتان میں مورخہ ۳۰ نومبر کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ گذشتہ چند سال سے بیمار چلی آ رہی تھیں۔ اور اس عرصہ کے دوران میں نہایت صبر و برداشت کا نمونہ دکھایا۔ پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ نہایت خوش مزاج ملنسار اور مہمان نواز تھیں۔

تمام بہن بھائیوں میں ہر دلعزیز والدین کی وفا شعار اور خدمت گذار بیٹی تھیں۔ احباب جماعت مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز مرحومہ کے غمزدہ والدین کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(مبارک احمد طاہر زعیم مجلس خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا ربوہ۔ ضلع جھنگ)

۲۔ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ (زوجہ حکیم احمد الدین صاحب مرحوم موجد طب جدید شاہدرہ) مورخہ ۸ نومبر ۱۹۶۸ء کو بمقام ربوہ بعمر ۹۰ سال اپنے مولیٰ حقیقی کو جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضور نے بروز جمعہ بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ صحابہ خاص کے قطعہ میں دفن کی گئیں۔ مرحومہ نے ۱۸۹۵ء میں بیعت کی تھی۔ مرحومہ میرے خاوند حکیم احمد دین صاحب مرحوم کی پہلی بیوی تھیں اور آخری وقت تک میرے ہی پاس رہیں۔ مرحومہ کے بلندی درجات کے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنی رضا کی جنت میں داخل فرما دے۔

(خاکسار زینب خاتون ریٹائرڈ فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری چھوٹی ہمشیرہ سلیمہ بوجہ ٹائیفائیڈ ۱۵ یوم سے بیمار ہے۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ نیز میرے دادا جان بھی بوجہ بخار بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(محمد اسمٰعیل زاہد وقف جدید ربوہ)

۲۔ خاکسار نے ایک نیا کاروبار شروع کیا ہے۔ بعض حالات ناموافق ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ کاروبار میں برکت عطا فرمائے۔ (مبارک احمد)

۳۔ میرے لڑکے کیپٹن نواز احمد منہاس رائفل کی گولی لگ جانے کی وجہ سے زخمی ہو گئے ہیں ان کا اپریشن ہوا ہے۔ بزرگوں سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالےٰ عزیز کو کلی طور پر شفا دے۔

محمد اکرم منہاس لاہور

حبوب مفید اٹھرا

مرض اٹھرا کا مشہور اور کامیاب علاج مکمل کورس بیس روپے **ناصر دواخانہ** گول کھجوری بازار لائل پور

گولبازار ربوہ

صدر صاحبان موصیان اور نئے وصیت کرنے والے احباب کے لئے

ضروری اعلان

آئندہ وصیت فارم مکمل کرتے وقت روئداد اجلاس اوّل مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان منعقدہ جنوری ۱۹۰۶ء کی مندرجہ ذیل شق (ج) کی تعمیل فرمائیں:-

"وصیت کنندہ اور ایسا ہی گواہان خواہ خواندہ ہوں یا ناخواندہ اپنے دستخط یا مواہمیر کے ساتھ نشان انگوٹھا ضرور لگادیں۔ اور جو خواندہ ہیں وہ دستخط بھی کریں اور مرد بائیں ہاتھ کا اور عورت دائیں ہاتھ کا انگوٹھا لگادے"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصد ادائیگی کرنے والے احباب

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ بہاولپور کی اطلاع کے مطابق مندرجہ ذیل احباب نے سو فیصدی ادائیگی کر دی ہے۔ احباب کرام سے دعا کی اپیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں برکت دے اور ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

۱- مکرم میر عبدالعزیز صاحب بہاولپور ... ۱۰۰ روپے
۲- " نعیم احمد صاحب بہاولپور ... ۱۰۰ روپے
۳- مکرم حاجی احمد بخش صاحب بہاولپور ... ۱۰۰ روپے
۴- مکرم ملک کریم بخش صاحب بہاولپور ... ۱۰۰ روپے
۵- مکرم صفی اللہ صاحب بہاولپور ... ۱۰۰ روپے
۶- مکرمہ بیگم صاحبہ منظور احمد صاحب بہاولپور ... ۵۰ روپے
۷- مکرم قمر الحسن صاحب بہاولپور ... ۱۰۰ روپے
۸- مکرمہ ساجدہ صاحبہ (ناصرات) بہاولپور ... ۱۰ روپے
۹- مکرم چوہدری نور احمد صاحب سمہ سٹہ ... ۱۰۰ روپے
۱۰- مکرم چوہدری محمد صادق صاحب ۸۹ ر ڈی بی ... ۱۵۰ روپے
۱۱- مکرم چوہدری غلام قادر صاحب چیمہ ۸۴ ر نیو الٹن ... ۵۰ روپے

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

دس مرضوں کی ایک دوا

سر درد، کان درد، دانت درد، اعصابی درد، سینہ کا درد، زکام، کھانسی، گلے کی سوزش، انفلوئنزا، نمونیہ اور سردی کا حملہ "کیوریٹو" کی چند خوراکوں سے منٹوں میں ختم "کیوریٹو" جیسی سستی دوا ہر گھر میں ہونی ضروری ہے

پیکنگ -/۳ ، ۱/۷۵ ، ۱/- ، -/۱۵

کیوریٹو ڈیلیس کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

درخواست دعا

مکرم مولوی بدر الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید گذشتہ دنوں اچانک بیمار ہو گئے تھے اب اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب جماعت کی دعاؤں سے صحت یاب ہو رہے ہیں، احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکرم مولوی صاحب کو جلد سے جلد کامل و عاجل صحت بخشے

(شہزادہ قمر الدین مبشر دارالصدر غربی ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

قرص صندل پوڈر

معدہ جگر کی اصلاح کے لئے
خون صالح پیدا کرنے کے لئے
خارش پھوڑے پھنسیوں کے لئے

قیمت:- سو گولی دو روپے

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

ماہ رمضان المبارک

۱۹۶۸ء

قرآن پاک کے ہدیوں میں ماہ رمضان المبارک کی خاص رعایت ۱۵ اکتوبر سے شروع ہو کر ۳۱ دسمبر تک جاری رہے گی نمونوں کے صفحوں کا مجموعہ مفت طلب فرمائیے

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۷۳۰ کراچی

امانت تحریک جدید

امانت تحریک جدید ربوہ میں روپیہ محفوظ رکھا جاتا ہے اس لئے کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری کردہ تحریک ہے

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے معلومات حاصل کیجئے

افسر امانت تحریک جدید

زد جام عشق

ایک بے مثل اور لاثانی دوا ... ۱۶

اطلاء اکسیر

زندگی اور حرارت کا سرچشمہ ... ۵

فولادی گولیاں

بہترین مقوی اعصاب دوا ... ۵

حب جواہر مہرہ

قلب و دماغ اور روح کا ہمدرد ساتھی گولیاں ۳

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

منافع کا نرالا حساب

۵ = ۱۰
۱۰۰ = ۲۰
۱۰۰ = ۲۰۰

ناممکن؟" بالکل نہیں!"

۱۰ فیصدی سالانہ منافع، تمام منافع پر ٹیکس معاف
سرمایہ کاری کے لئے ٹیکس میں مراعات
پورے منافع کی ادائیگی کی حکومت ضمانت دیتی ہے

آپ کا سرمایہ دس سال میں دگنا ہو جاتا ہے

ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ

بچت کیجئے قوم کے لئے

۵ - ۱۰ - ۵۰ - ۱۰۰ - ۵۰۰ - ۱۰۰۰ اور ۵۰۰۰ روپے کی شرح کے سرٹیفکیٹ تمام بنکوں اور ڈاکخانوں سے دستیاب ہیں۔

Adgroup/CDNS

دوائی فضل الٰہی

اولاد نرینہ کیلئے، اس کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس ۱۶ روپے

رمضان میں کثرت سے دعائیں کرو اور تلاوت قرآن مجید کا خاص التزام کرو

اس کے بغیر تم رمضان کی عظیم الشان برکات سے پورا حصہ نہیں لے سکتے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان المبارک میں بکثرت دعائیں کرنے اور تلاوت قرآن مجید اور صدقات کا خاص التزام کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"جس کثرت کے ساتھ اس ماہ یعنی ماہ رمضان میں دعاؤں کا موقعہ ملتا ہے دوسرے مہینوں میں نہیں ملتا پس میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خصوصیت کے ساتھ اس ماہ میں دعائیں کریں اور قرآن کریم کی تلاوت بھی ضرور کریں تا رمضان کی برکات سے پورا حصہ لے سکیں۔ قرآن کریم کا نزول رمضان میں شروع ہوا اور سال بھر میں جتنا قرآن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوتا تھا وہ رمضان میں دوبارہ نازل کیا جاتا تھا یعنی کہ آپ نے اپنے دنات کا اندازہ بھی اس امر سے لگایا کہ ہر رمضان میں قرآن دو دفعہ نازل ہوتا تھا اور اب کے صرف ایک ہی دفعہ ہوا ہے تو رمضان کے مہینے میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذہن میں قرآن کو تازہ کرنے کے لئے جبرائیل دوبارہ نازل ہوتا تھا۔ اس سے یہ سنت بھی معلوم ہوتی ہے کہ قرآن کی حقیقی تلاوت یہی ہے کہ ایک ماہ میں ایک دور کیا جائے۔ یہ گویا قرآن کریم کی طبعی تلاوت ہے اسی لئے اس کے تیس پارے ہیں۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ اس سے کم دبیش قرآن نہیں پڑھنا چاہیئے بسا اوقات ایک انسان کو ضرورت ہوتی ہے کہ وہ اس سے زیادہ پڑھے اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کئی گھنٹوں میں ایک پارہ ختم کر سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے ان کے دنیاوی کاموں کو مدنظر رکھتے ہوئے سخت مشکل ہوتا ہے کہ وہ روزانہ پارہ پارہ ختم کر سکیں۔ بعض آدمیوں کو میں نے دیکھا ہے آدھ گھنٹہ پڑھنے کے بعد اگر ان سے پوچھا جائے کہ کتنا پڑھا ہے تو صرف دو تین رکوع بتائیں گے۔ وہ اگر سیپارہ ختم کریں تو ان کے دوسرے کام کاج میں حرج ہوگا۔ میری اپنی یہ حالت ہے کہ اگر تیزی کے ساتھ پڑھوں تو دس بارہ منٹ میں ایک سیپارہ ختم کر دیتا ہوں اور عام رفتار کے ساتھ بھی ۲۰، ۲۲ منٹ میں ختم کر سکتا ہوں۔ غرض مختلف حالتیں ہوتی ہیں۔ بعض لوگ بار بار قرآن کریم کو پڑھنے کی وجہ سے جلدی جلدی پڑھ سکتے ہیں یا جن کو عربی زبان میں مہارت ہوتی ہے یا حافظ ہوتے ہیں وہ آسانی اور تیزی کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں ایسے لوگ اگر زیادہ پڑھیں تو اچھی بات ہے مگر جبرائیل کا آنا اسی حکمت سے تھا کہ امت کے لئے تلاوت کا یہی اندازہ ہے کہ ایک سیپارہ روزانہ۔ قرآن کریم کی تلاوت کی جائے۔ دعائیں بھی خصوصیت سے ان دنوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں پھر سنت سے صدقہ و خیرات بھی ان دنوں میں کثرت سے کرنا ثابت ہے۔ صحابہؓ کہتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ویسے تو ہمیشہ ہی سخاوت کرتے تھے مگر رمضان کے دنوں میں کثرت اور خصوصیت سے کرتے تھے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم اتنی سخاوت ضرور چاہیئے کہ ایک آدمی کے کھانے کا ماہوار خرچ ہو جائے اور جسے اس کی توفیق نہ ہو اس کے لئے تسبیح و تحمید اور تکبیر کے سوا کوئی چارہ نہیں ذکر الٰہی کو بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقات کا قائم مقام ٹھہرایا ہے۔"

(الفضل ۲۹ جنوری ۶۲ء)

درخواست دعا

مکرم مہاشہ فضل حسین صاحب فاضل ہندو مذہب کئی ماہ سے صاحب فراش ہیں ان کے پاؤں پر پھوڑا ہے جو ناسور کی شکل اختیار کر گیا ہے مکرم مہاشہ صاحب ہماری جماعت میں ہندو مذہب کے اچھے واقف کار اور فاضل ہیں اندریں پاؤں پر پھوڑے کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں اور بخار میں بھی مبتلا ہیں احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (عباد اللہ گیانی مبلغ)

جلسہ سالانہ پر جماعتی ملاقاتوں کا پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے جلسہ سالانہ کے ایام میں جماعتی ملاقاتوں کا پروگرام درج ذیل ہے۔ جماعتیں اپنی اپنی ملاقات کی تاریخ اور وقت نوٹ کریں اور اس کے مطابق ملاقات کا شرف حاصل کریں

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

تاریخ	وقت	نام جماعت ہائے	عرصہ ملاقات
۲۶/۱۲/۶۸	۸-۰۰ صبح	لاہور شہر و ضلع	۵۰ منٹ
"		کیمبل پور شہر و ضلع	۵ منٹ
"	۷-۳۰ شام	گجرات شہر و ضلع	۳۵ منٹ
"		پشاور ڈویژن اسماعیل خان ڈویژن	۴۰ منٹ
"		شیخوپورہ شہر و ضلع	۴۰ منٹ
"		جہلم شہر و ضلع	۱۵ منٹ
"		ڈیرہ غازیخان شہر و ضلع	۱۵ منٹ
		میانوالی شہر و ضلع	۵ منٹ
۲۷/۱۲/۶۸	۸-۰۰ صبح	ملتان شہر و ضلع	۴۰ منٹ
		راولپنڈی شہر و ضلع	۴۵ منٹ
	۷-۳۰ شام	سیالکوٹ شہر و ضلع	۸۵ منٹ
		بیعت	۱۰ منٹ
		گوجرانوالہ شہر و ضلع	۴۵ منٹ
۲۸/۱۲/۶۸	۸-۰۰ صبح	حیدرآباد و خیرپور ڈویژن	۵۰ منٹ
		کراچی	۴۰ منٹ
		مظفر گڑھ شہر و ضلع	۱۵ منٹ
۲۸/۱۲/۶۸	۷-۳۰ شام	کوئٹہ بلوچستان	۱۵ منٹ
		بہاولپور ڈویژن (بیرسہ اضلاع)	۳۰ منٹ
		بیعت	۱۰ منٹ
		جھنگ شہر و ضلع	۱۵ منٹ
		ساہیوال شہر و ضلع	۲۵ منٹ
		آزاد کشمیر	۱۵ منٹ
۲۹/۱۲/۶۸	۹-۰۰ صبح	سرگودھا شہر و ضلع	۵۰ منٹ
		بیعت	۱۰ منٹ
		لائلپور شہر و ضلع	۵۰ منٹ
		مشن پاکستان	۵ منٹ
		بیرونی ممالک	۱۰ منٹ
		ہندوستان سوائے قادیان	۲۵ منٹ
		قادیان	۲۰ منٹ

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

تربیتی نقطہ نگاہ سے ماہنامہ انصار اللہ ایک بلند پایہ تربیتی رسالہ ہے۔ جملہ اراکین مجالس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اس کی خریداری قبول فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴